بنی اُمیّہ کا ایسا مقام عالی ہے نگاہِ لطف نبیؐ نے بھی اُن پہ ڈالی ہے
کیا نکاحِ بنات اُن سے عین شفقت سے یہ رہ مودّتِ فی القربیٰ کی نکالی ہے
نبیؐ نے اہل حکومت کا جب انہیں پایا
تو کاروبارِ ولایت سپرد فرمایا

الحمد للہ کہ رسالہ نمبر ۲۴

الموسوم بہ

مقامِ بنی اُمیّہؓ

مولفہ

پیر غلام دستگیر نامیؒ

جسے

اراکینِ دائرۃ الاصلاح لاہور نے ماہ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۸۰ھ مطابق ماہ نومبر سنہ ۱۹۶۰ء میں شائع اور مفت تقسیم کیا (برائے استفادہ اہل سنّت)

:: نوٹ ::

دائرۃ الاصلاح سے یہ رسالہ لاہور محلّہ چلّہ بی بیاں سے ڈیڑھ آنہ کے ٹکٹ برائے خرچ ڈاک بھیج کر مفت حاصل کریں ::

([illegible])

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریب

اُمویوں کی نسبت
سر آغا خاں کی محققانہ رائے

اس رسالے کی تحریر و اشاعت کی تحریک مجھے سر آغا خاں (سر سلطان محمد بالقابہ) کی اس تحریر سے ہوئی جو آپ نے محمد اے حارث کی تالیف "دی گریٹ امیّد" (THE Great Omayyads) پر بطور پیش لفظ تحریر فرمائی تھی اس میں آپ نے کہا تھا کہ "دنیائے اسلام کی صدیوں کی تباہی اور بربادی کے بعد پاکستان بحیثیت سب سے پہلی عظیم ترین اسلامی مملکت کے عالم وجود میں آیا ہے اس لیے یہ موزوں ترین وقت ہے کہ اسلامی تاریخ کے اس عظیم الشان دور یعنے بنی امیہ کے درخشاں دور صد سالہ (۴۱ھ تا ۱۳۲ھ / ۶۶۱ء تا ۷۵۰ء) کی سچی تاریخ لکھی اور پاکستانی پبلک کے سامنے پیش کی جائے۔ جن کو اپنے ماضی کے سچے اور بے لاگ تناظر اور تبصرے کی سخت ضرورت ہے۔ مصر اور شمالی افریقہ میں تو اس قسم کی اس سے بہت کم ضرورت ہے جتنی کہ پاکستان میں ہے۔ کیونکہ وہاں کے مسلمانوں نے اس تشکیلی دور کی عظمت و شان کو فراموش نہیں کیا۔ لیکن جغرافیائی حالات نے اس خطہ کو جو سابق کا "ہند" تھا۔ ایرانی اثرات سے بہت کچھ وابستہ کر رکھا تھا۔

حقیقت تو یہ ہے کہ اسلام کا ایک عالمگیر طاقت کی حیثیت سے باقی رہ جانا خاندان بنی امیہ کے قریشی حکمرانوں کا رہین منت ہے۔ جنہوں نے مغرب کی طرف سے اندلس اور فرانس کے راستے رومتہ الکبریٰ اور قسطنطنیہ کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کا شاندار خواب دیکھا تھا اور یقیناً کامیابی سے ہمکنار

ہو جاتے اگر تباہ کن عباسی فتح نے اسلام کی اس یکتا اور صحیح متحدہ مملکت
کو پائمال نہ کر ڈالا ہوتا اس تاریخی حقیقت کو مسلسل اور متواتر ذہن نشین رکھنا
چاہیے۔ تاکہ پاکستان کی آنے والی نسلوں کے مسلمان اکتساب فیضان کو توقعات
دمشق کے اثر آفرین اور فعال صدی (یعنی بنی امیہ کے دورِ حکومت) سے وابستہ
کریں۔ نہ کہ کوفہ و بغداد کی جامد صدیوں سے" الخ۔

بنی امیہ کے درخشاں دور کی تاریخ لکھنا تو ہماری وسعت
سے باہر ہے۔ دائرۃ الاصلاح لاہور کی ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ صحابہ کرام
علیہم الرضوان کی جامع کمالات ستودہ صفات کے متعلق جو ایک گروہ میں تعصب
پھیلا ہوا ہے اسے دور کرنے کے لیے اُن کے باہمی خوشگوار تعلق کو اجاگر کیا
جائے اور بتایا جائے کہ وہ تو باہمی شیر و شکر اور اسلام کی اشاعت اور
سربلندی کے لیے دل و جان سے کوشاں تھے۔ خصوصاً بنی ہاشم اور بنی اُمیہ
جن میں ظہورِ اسلام سے پیشتر نہ کوئی مذہبی تفرقہ تھا نہ بعد میں کوئی عناد ہوا۔ باہم
قریبی رشتہ داریاں تھیں جن کا سلسلہ کربلا کے خونچکاں واقعہ کے بعد بھی قائم رہا
جیسا کہ آئندہ اوراق سے ثابت ہو گا۔

آپؐ نے بنی امیہ کو کیوں ترجیح دی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی ہاشم
سے تھے۔ اور بنی امیہ ہاشم کے بھائی
کی اولاد۔ مگر آنحضرت صلعم نے مختلف صوبوں کے انتظام کے لیے جتنے عمال
بنی امیہ سے مقرر فرمائے اور کسی خاندان سے نہیں فرمائے۔ بنی ہاشم کا مقرر تو
نہ ہونے کے برابر ہے۔ ایسا کیوں کیا؟ اس لیے کہ دشمن یہ الزام نہ لگا سکیں کہ
آپؐ نے نبوت کا دعوےٰ اپنے قبیلے کو فائدہ پہنچانے کے لیے کیا ہے،
علاوہ ازیں آپؐ جوہر قابل کو دیکھتے تھے جو بنی امیہ میں بدرجہ اتم موجود تھا۔

اور آپ نے مودۃ فی القربیٰ کے استحکام کے لیے اپنی تین بیٹیوں کی شادی بھی بنی عبد الشمس سے ہی کی صرف چھوٹی صاحبزادی کا نکاح حضرت علیؓ سے ان کی دل دہی کے لیے کیا۔ یہ مقالہ انہی دو امور (تقررِ عمال اور باہمی تعلق رشتہ داری) کے ثبوت کے لیے لکھا گیا ہے تاکہ ناواقفوں کو معلوم ہو جائے کہ عبد مناف بن قصی کی اولاد باہم شیر و شکر تھی اور ان میں کوئی مذہبی اختلاف نہ تھا۔ اگر ہوتا تو کوئی ایک دوسرے کو لڑکی نکاح میں دیتا نہ لیتا۔ موجودہ دور آزادی و اختلاط میں بھی علماء کے فتوے بھی یہی ہیں کہ اختلافِ مذہب مانع مناکحت ہے۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

شکریہ سر آغا خاں مرحوم، جو تاریخ بنی اُمیہ لکھنے کے مجوز و محرک ہوئے ہیں، اسماعیلی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں، جو خلافِ فرقہ اثنا عشریہ، امام اسماعیل بن امام جعفر صادقؒ کو خاتم الائمہ مانتا ہے اور متعصب نہیں جیسا کہ سر آغا خاں مرحوم کی تحریروں، تقریروں اور ان کی مسلمانوں کی شوکتِ گم گشتہ کی بازیابی کی کوششوں سے ظاہر ہے اس لیے وہ مسلمانوں کے دلی شکریہ کے مستحق ہیں۔ اور اس لیے بھی کہ انہوں نے جناب قائد اعظم کو حصولِ پاکستان پر مبارک دی تھی جو اُس وقت اخبار انقلاب کے ماہ اگست کے کسی پرچے میں شائع ہوئی تھی۔ کہ آپ ایسی سلطنت حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں جو بنی امیہ کی اسلامی سلطنت کے بعد دوسری اسلامی سلطنت ثابت ہو گی۔ یہ بات مجھے مولانا عطاء اللہ صاحب حنیف فاضل اہل حدیث نے بتائی ہے۔ اور اس لیے سر آغا خاں مرحوم سزاوار تحسین ہیں کہ انہوں نے ایک مصالحانہ بیان دیا تھا جو ہا اگست ۱۹۵۰ء کے نوائے وقت میں نقل ہوا کہ یہ سارا جھگڑا خلافت کا میری سمجھ میں نہیں آتا، حضرت علیؓ نے خلفائے ثلاثہ (حضرت ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم

کی خلافت تسلیم کرلی اور ان کے ساتھ تعاون کیا انہیں مشورے دیئے۔ الجھنوں کے حل کرنے میں حصّہ لیا کبھی ان سے جھگڑا نہیں کیا پھر دوسرے شخص کو ان کی طرف سے خلافت کے سلسلے میں لڑنے جھگڑنے کا کیا حق ہے،، (جب کہ انہوں نے مقبوضاتِ خلافت نہ اپنی اولاد کو دئیے نہ ان کی نسل میں سے کسی کے پاس ہیں نہ ان کی طرف سے جھگڑا کرنے والے اُن کے مفتوحہ ملک جن میں ایران بھی شامل ہے کہ اولادِ ائمہ کو دینے پر آمادہ ورضامند ہیں۔ بس اصحابِ ثلاثہؓ کو ناحق کوسنا گنا بےلذت نہیں تو اور کیا ہے؟)

بات سچّی آغا خاں نے ہے کہی!!

ماں لو یہ بات سچی ہے اخی!
ہاشمی تھے عزتِ قومی میں طاق
جب قبول اسلام دونوں نے کیا
فی الحقیقت دونوں ہی دیندار تھے
گر لڑائی ان میں تھی برپا ہوئی
رشتہ داری کے تعلق کا قیام
خوش تھے دونوں سے نبیؐ حق گزیں
حضرتِ عثمانؓ تھے دونوں کے خویش
جب ہوئے وہ اس عطا سے سرفراز
مشرکوں سے دین کی خاطر لڑے
ان کے مفتوحات میں اسپین و سندھ
نامی حامد سا پسرِ ناتواں!!

جو سر آغا خان صاحب نے کہی
اور اُمیّہ والوں سے بالاتفاق
خدمتِ دین متیں کی بےریا
اور اَشِدَّآءُ علے الکفّار تھے
تھی شرارت دشمنانِ دین کی
اتحادِ دین کا دیتا ہے پیام
اور ابوبکرؓ و عمرؓ بھی بالیقیں
اُمویوں پر تھی عطا سرورؐ کی بیش
جھک گئے پیشِ خدا لئے بےنیاز
ہر جگہ اسلام کے جھنڈے گڑے
ان کی فوجوں کے قدم بر بابِ ہند
کیا کرے گا ان کی مدحت کو بیاں

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور بنی امیہ کی خاندانی قرابت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شجرہ عام مسلمانوں کو اتنا ضرور یاد ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیٹے عبد اللہ کے، عبد اللہ بیٹے عبد المطلب کے، عبد المطلب بیٹے ہاشم کے، ہاشم بیٹے عبد مناف کے۔ مگر یہ کم مسلمانوں کو معلوم ہے۔ کہ ہاشم کے علاوہ عبد مناف کے اور بیٹے بھی تھے، اگر نہیں معلوم تو سنیں۔

ہاشم کے بھائی بہنیں

ہاشم کے دو سگے بھائی اور تھے، مطلب اور عبد شمس۔ ان کی سگی بہنیں پانچ تھیں۔ (۱) تماضر (۲) برّہ (۳) حنہ (۴) حالہ اور (۵) قلابہ

مطلب، باپ (عبد مناف) کے فرزندِ اکبر تھے۔ ان کی اولاد مطلبی کہلاتی ہے مطلب مذکور کے بیٹے کا نام حارث ہے۔ (یہ حارث حضور صلعم کے چچا حارث بن عبد المطلب کے سوا ہیں) حارث بن مطلب کے تین بیٹے تھے۔ (۱) عبیدہ رض (۲) طفیل (۳) حصین۔ اوّل الذکر غزوۂ بدر الکبریٰ سنہ ۲ھ میں شیبہ کے ہاتھ سے زخمی اور شہید ہوئے۔ انہی نے دمِ آخر دو شعر کہے تھے، جن کا عربی سے میں نے ترجمہ یوں کیا ہے ؎

محمد کو حوالے دشمنوں کے کر نہیں سکتے　　مگر اس وقت جب ہم گرد انکے لڑ کے مر جائیں
محمد تو ہمیں ہیں اس قدر پیارے زمانہ میں　　زن و فرزند بھی ان کیلئے قربان کر جائیں

باقی دو فرزند حارث بن مطلب سنہ ۳۳ء میں مسلمان فوت ہوئے۔

امام شافعی رح کا شجرہ بھی آٹھ پشت کے فاصلہ سے مطلب بن عبد مناف سے ملتا ہے۔ عبد مناف کے مذکورہ تین بیٹوں اور پانچ بیٹیوں کی والدہ کا نام

عاتکہ الکبریٰ بنت مرّہ بن ہلال تھا۔ اور دوسری بیوی واقدہ بنت عامر بن عبد
کے شکم سے نوفل، ابو عمرو اور ابو عبیدہ تھے اور تیسری زوجہ ثقفیہ کے بطن سے
ایک لڑکی ریطہ نام تھی۔ نوفل کی اولاد نوفلیوں کہلائی حضرت جبیر بن مطعم کا
نسب ان سے ملتا ہے۔ ابو عمرو اور ابو عبیدہ کے حالات سے تاریخ ساکت
ہے (رحمۃ للعالمین حصہ دوم ص۔۔)

عبدالشمس کی اولاد

ہاشم کے سگے بھائی عبدالشمس کی اولاد بنی امیہ کہلاتی ہے۔ عبدالشمس کے بیٹوں کے نام یہ ہیں۔

(۱) امیۃ الاکبر (۲) حبیب (۳) عبدالعزیٰ (۴) سفیان (۵) امیۃ الاصغر
(۶) عبداللہ (۷) نوفل (نوفل بن مطلب سے الگ) اور (۸) ربیعہ
ربیعہ کے دو بیٹے تھے۔ عتبہ اور شیبہ اور ایک بیٹی ہندہ۔ یہ دونوں بیٹے
جنگ بدر میں مارے گئے۔ ان کی بہن نے ان کا انتقام لینے کے لیے وحشی کو
حضرت حمزہؓ شہید کے قتل پر آمادہ کیا اور کامیاب ہوئی۔

نمبر۳ عبدالعزیٰ کے بیٹے (۱) ربیع اور ربیعہ تھے۔ ربیع کے فرزند
ابوالعاص (شوہر سیّدہ زینبؓ بنت محمد رسول اللہ صلعم) تھے۔

نمبر۵ امیۃ الاصغر کی نسل میں ثریا (مشہور ماہ جمال عورت) تھی،
عمرو بن ربیعہ نے اس کا قصیدہ لکھا ہے۔

نمبر۲: حبیب بن عبدالشمس کی اولاد میں (ربیعہ) عامر بن کریز کا جد
اور سمرہ (بن جلیب) ہے جس کی ماں جلبش سماۃ زبلیہ تھی۔ سمرہ کا ایک
ماں جایا بھائی ابو جمعہ بھی تھا جو کثیر بن عبدالرحمٰن بن ابی جمعہ شاعر کا دادا ہے

(نمبر۱) امیۃ الاکبر کی اولاد۔ (۱) حرب۔ (۲) ابو حرب (۳) سفیان
(۴) ابو سفیان (۵) عمرو اور (۶) ابو عمرو ہیں (یہ لوگ عنابس کہلاتے

تھے۔ اور اسد کے ساتھ مشابہ تھے۔ حرب (نمبر۱) کے بیٹے کا نام ابو سفیانؓ ہے اور بیٹی کا ام جمیل (حمالۃ الحطب زوجہ ابو لہب۔ جن کی وعید میں سورہ لہب ہے) (۷) عاص (۸) ابو العاص (۹) عیص اور (۱۰) ابو العیص بھی اولاد امیۃ الاکبر ہیں۔ (ان کو اعیاص کہتے ہیں) ابو العیص بن امیہ کی اولاد میں اُسید، ابو عتاب بن اُسید اور خالد بن اسید ہیں۔ عتاب کو فتح مکہ پر رسولؐ نے عامل مکہ مقرر فرمایا تھا۔ عاصؓ بن امیہ کے بیٹے کا نام ابو احیحہ تھا۔ اور اس کا اصلی نام سعید ہے۔ ابو العاص نمبر۸ بن امیہ کی اولاد میں عفان بن العاص حضرت عثمانؓ کے دادا ہیں اور حکم بن ابی العاص، مروان بن الحکم کے باپ بھی، ابو عمرو نمبر۶ بن امیہ کی نسل میں ابو معیط اور ابو عقبہ بن ابی معیط بن ابی عمرو ہیں۔ مگر عمرو نمبر۵ بن امیہ۔ ابو سفیان نمبر۴ بن امیہ، ابو حرب نمبر۳ بن امیہ اور عیص نمبر۹ بن امیہ کی نسل باقی نہیں رہی۔

(کتاب المعارف مؤلفہ ابن قتیبہ دینوری متوفی سنہ ۲۷۶ھ)

ہمیں عبد الشمس کی جس اولاد سے یہاں مطلب ہے ان کا شجرہ قارئین کی سہولت کے لیے درج کرتے ہیں اور ساتھ بنی ہاشم کا بھی تاکہ دونوں کے باہمی خوشگوار تعلقات کا اندازہ کرنے میں آسانی ہو۔

اولادِ عبد الشمس بن عبد مناف

- ربیعہ
  - عتبہ
    - ابو ہاشم خالد رضؓ
    - حضرت ہند رضؓ
      - حضرت معاویہ رضؓ
- عبد العزیٰ
  - ربیع
    - ابو العاص زوج سیدہ زینب رضؓ بنت حضرت محمد صلعم
      - سید علی رضؓ
      - سیدہ امامہ
- حبیب
  - ربیعہ
    - کریز
      - عامر
        - عبد الرحمٰن
      - اروی بنت رضؓ والدہ حضرت عثمان از بطن بیضاء (آنحضرت کی پھوپھی)
- امیہ
  - حرب
    - حارث
    - حضرت ابو سفیان رضؓ
      - حضرت معاویہ رضؓ
        - یزید
          - خالد
            - عبد الملک
              - علی سفیانی از بطن سیدہ نفیسہ ہاشمی
      - حضرت یزید رضؓ
        - شہید عمواس
      - سیدہ ہند زوجۂ حارث بن نوفل بن حارث بن عبد المطلب
      - حضرت عتبہ رضؓ
        - ولید
          - ابو القاسم
    - ام جمیل۔ اول زوج صفیہ رضؓ (حضرت علی کی پھوپھی)
  - ابو عمرو
    - ابو معیط
      - عقبہ شہید بدر
        - خالد رضؓ
        - ولید رضؓ
    - ابان
    - ابو عقبہ
    - زینب والدۂ عتاب
  - عاص
    - سعید
      - خالد رضؓ
      - عمرو
        - عبد اللہ
          - سعید
      - عاص
        - سعید
          - مروان
            - خلیدہ
      - عنبسہ
        - یحییٰ
        - عمرو عامل حرمین
      - عبد اللہ
        - الحکم
      - عثمان
      - ابان
  - سفیان
    - طلیق
      - حکیم رضؓ
  - ابو العاص
    - عفان
      - حضرت عثمان ذو النورین رضؓ
        - ابان رضؓ
          - مروان
        - عمرو رضؓ
          - زید
          - عبد اللہ
        - عاصم
          - عمر
            - سیدہ عائشہ
    - حکم
      - حارث
        - عبد الملک
          - اسماعیل
      - مروان
        - عبد العزیز
          - حضرت عمرو رحؒ
          - اصبغ
        - معاویہ
        - عبد الملک
          - ہشام
            - سلیمان
            - معاویہ
              - عبد الرحمٰن اول خلیفہ سپین
          - ولید
            - عباس
            - یزید

(نوٹ)، یہ شجرہ مکمل نہیں صرف وہی نام دیئے گئے ہیں جن کی بنی ہاشم سے رشتہ داری (مناکحت) کا تعلق ہے۔
جیسا کہ مضمون آئندہ سے واضح ہوگا۔ نامی

اولادِ ہاشم (عمرو نام) بن عبد مناف کا شجرہ

عبد المطلب (عامر نامی)

- سیدنا عبد اللہ
  - حضرت محمد صلعم
    - سیدہ زینب رضہ زوجہ ابو العاص بن ربیع
    - سیدہ رقیہ رضہ
    - سیدہ ام کلثوم رضہ زوجہ حضرت عثمان یکے بعد دیگرے
    - سیدہ فاطمہ رضہ زوجہ حضرت علی رضہ
- ابو طالب (نام عبد مناف)
  - حضرت جعفر طیار رضہ
    - سید محمد رضہ
      - سیدہ رملہ زوجہ سلیمان بن ہشام بن عبد الملک اموی ثم منکوحہ ابو القاسم بن ولید بن عتبہ بن حضرت ابو سفیان رضہ
    - عبد اللہ رضہ
      - سید علی
        - سید محمد
          - سیدہ ربیحہ زوجہ یزید بن ولید بن عبد الملک ثم بنکاح [illegible] عبد الملک
      - سیدہ ام کلثوم رضہ از بطن سیدہ زینب رضہ بنت حضرت علی منکوحہ ابان بن حضرت عثمان رضہ (تنسیخ نکاح)
      - سیدہ ام محمد زوجہ یزید بن حضرت معاویہ رضہ
      - سیدہ ام ابیہا زوجہ عبد الملک بن مروان
      - معاویہ رضہ
        - یزید
  - حضرت علی رضہ
  - حضرت ابا یزید عقیل رضہ
    - امام مسلم رضہ شہید کوفہ
- حضرت صفیہ رضہ اول زوجہ حارث بن حرب
- بیضا ام حکیم زوجہ کریز بن ربیعہ
  - اروی
    - حضرت عثمان رضہ
- حارث
  - نوفل
    - حارث زوجہ ہند بنت حضرت ابو سفیان بن حرب

- امام حسن رض
  - سید زید رض
    - سیدہ نفیسہ رض زوجہ خلیفہ ولید بن عبدالملک
  - سید حسن مثنیٰ رض
    - سیدہ زینب زوجہ ولید بن عبدالملک
    - سیدہ ام قاسم زوجہ مروان بن ابان بن حضرت عثمان رض
    - سیدہ حمادہ رض زوجہ اسماعیل بن عبدالملک بن حارث بن الحکم
  - سید حسین
    - سیدہ خدیجہ رض زوجہ اسماعیل موصوف
- سیدہ زینب رض زوجہ عبداللہ بن جعفر طیار رض
- سیدہ ام کلثوم رض زوجہ حضرت عمر بن الخطاب رض
- سیدہ رملہ زوجہ معاویہ بن مروان
- سیدہ خدیجہ رض زوجہ عامر بن کریز اموی
- امام حسین رض
  - سید علی (زین العابدین)
    - عبداللہ ارقط زوج سیدہ عائشہ بنت عمر بن عاصم بن حضرت عثمان رض
    - سید حسین رض
      - سید حسن رض زوج سیدہ خلیدہ بنت مروان اموی
  - سیدہ سکینہ زوجہ اصبغ بن عبدالعزیز اموی ثم منکوحہ زید بن عمر بن حضرت عثمان رض
  - سیدہ ربیحہ بنت سیدہ سکینہ زوجہ عباس بن ولید بن عبدالملک
  - سیدہ فاطمہ زوجہ عبداللہ بن عمر بن عثمان رض

- سیدنا محمد (بن حنفیہ) بن حضرت علی رض
  - ابو ہاشم عبداللہ
    - سیدہ لبابہ زوجہ سعید بن عبداللہ اموی

- سیدنا عباس بن علی رض (علمدار)
  - عبیداللہ
    - سیدہ نفیسہ رض زوجہ عبداللہ بن خالد بن یزید بن حضرت معاویہ رض

(نوٹ) یہ شجرہ پورا نہیں ہے۔ یہاں صرف انہی ناموں کو درج کیا گیا ہے جن کا تعلق رشتہ داری (مناکحت) اولادِ عبدالشمس برادرِ ہاشم بن عبدمناف سے ہے۔ (ناظم)

بنو ہاشم اور بنی اُمیہ بن عبد الشمس میں رشتہ داریاں

(۱) صفیہ بنت عبد المطلب (رسول اللہ صلعم کی پھوپھی) کی شادی امیہ بن عبد شمس کے پوتے حارث بن حرب سے ہوئی جب یہ شوہر فوت ہو گیا تو پھر ان کا نکاح عوام بن خویلد اسدی (برادرِ ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ) سے ہوا۔ اور ان کے بطن سے حضرت زبیرؓ حواری رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔

(۲) سیدہ اُم حبیبہؓ رملہؓ بنت حضرت ابو سفیانؓ بن حرب اُموی کی شادی محمد رسول اللہ صلعم سے ہوئی۔

(۳) سیدہ زینبؓ بنت سرور کائناتؐ کی شادی حضرت ابو العاص بن ربیع (امیہ کے بھائی عبد العزیٰ کے پوتے) سے ہوئی اور ان کے شکم سے حضرت علیؓ نواسۂ رسولؐ اور سیدہ امامہؓ حضورؐ کی پیاری نواسی پیدا ہوئی۔

(۴) جن سے سیدہ فاطمہ رضہ کی وفات کے بعد حضرت علی مرتضیٰ رضہ نے نکاح کیا اور محمد اوسط پیدا ہوئے۔

(۵) حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد سیدہ امامہؓ، مغیرہ بن نوفل بن حارث ہاشمی کے نکاح میں آئیں اور یحییٰ کی والدہ بنیں۔ محمد اوسط اور یحییٰ اخیافی بھائی تھے اور یہ بنی امیہ اور بنی ہاشم کا تیسرا اور چوتھا رشتہ ہوا۔

(۶) حضرت عثمانؓ کی نانی بیضاء بنت عبد المطلب (عمۂ رسول اللہ صلعم) کی شادی امیہ کے بھائی حبیب کے پوتے کریز بن ربیعہ سے ہوئی اور ان کے بطن سے اروی والدۂ حضرت عثمان پیدا ہوئیں اس رشتہ سے حضرت عثمانؓ آنحضرت صلعم کی پھوپھی زادہ بہن کے بیٹے یعنی بھانجے تھے۔

(۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پھوپھی زادہ ہمشیرہ (اروی) امیہ

کے پوتے عفان بن ابو العاص سے بیاہی گئیں اور حضرت ذوالنورین رضی کی والدہ نہیں۔

(۸) حضرت عثمان کی شادی سیدہ رقیہ بنت رسول اللہ صلعم سے ہوئی۔ اور عبداللہ بن عثمان نواسۂ رسول ؐ نے جنم لیا مگر افسوس وہ چھ برس کے سن میں فوت ہو گئے۔

(۹) سیدہ رقیہؓ کی وفات کے بعد آنحضرت صلعم نے اپنی تیسری بیٹی سیدہ ام کلثوم رضہ کا نکاح حضرت عثمان رضؓ سے کر دیا اور آپ کو ذوالنورین رضؓ بننے کا شرف حاصل ہوا۔

میں نے ملّا باقر مجلسی شیعی مجتہد کی کتاب حیات القلوب سے کتابچہ "رسول اکرم کی چار بیٹیاں" میں یہ ثابت کر دیا ہے کہ بنی اُمیّہ سے جو یہ تین سیّدات بیاہی گئیں وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی بیٹیاں تھیں۔ پھلگ یعنی ربائب نہیں جیسا کہ اُن کی نسبت قرآن شریف میں لفظ بنات وارد ہوا ہے۔ یہ کتابچہ ناظرین دار الاشاعت علوم اسلامیہ حسین آگاہی ملتان سے منگا کر مطالعہ کریں۔ قیمت صرف تین آنے۔

(۱۰) سیدہ نفیسہ بنت عبداللہ بن عباس (علمدار فوج حسینی) بن حضرت علی بن ابی طالب کی شادی (بعد واقعہ کربلا) یزید بن حضرت معاویہؓ کے پوتے عبداللہ بن خالدؒ سے ہوئی اور علی و عباس سفیانی پیدا ہوئے جو فخراً کہا کرتے تھے کہ ہم شیخین صفین (یعنی حضرت علی رضؓ اور حضرت معاویہؓ) کے بیٹے ہیں۔ (حوالہ کے لیے دیکھو اردو ترجمہ دروس التاریخ الاسلامی مولفہ محی الدین الخیاط حصہ ۲ صفحہ ۳۹ اور تاریخ ملک عراق از پروفیسر محمود بریلوی صفحہ ۹۸ طبع فیروز سنز لاہور)

(۱۱) سیدہ رملہ بنت حضرت علی رضؓ کی شادی معاویہ بن مروان سے ہوئی۔ (جمہرۃ الانساب ابن حزم صفحہ ۸۰)

(۱۲) ایک اور دختر حضرت علیؓ عبد الملک بن مروان کے حبالہ نکاح میں آئیں

(البدایہ والنہایہ صـ۶۹)

(۱۳) سیّدہ خدیجہ نورِ چشم حضرت علیؓ کا بیاہ عبد الرحمٰن بن عامر بن کریز اُموی گورنر بصرہ سے ہوا (جمہرۃ الانساب صـ۶۸)

(۱۴) سیّدہ نفیسہ بنت زید بن حسنؓ، بعد نکاح زینتِ قصرِ خلیفہ ولید بن عبد الملک بنیں (عمدۃ الطالب شیعی تصنیف صفحہ ۴۴)

(۱۵) سیّدہ زینب بنت حسن مثنیٰؒ کی شادی بھی خلیفہ ولید سے ہوئی۔

(ابن حزم کی کتاب مذکور صـ۳۶)

(نوٹ، یہ سیّدہ، امام محمد باقرؒ کی سالی اور عبد اللہؒ محض کی حقیقی ہمشیرہ تھیں۔

(۱۶) ام قاسم بنت حسن مثنیٰؒ بن امام حسنؓ، مروان بن ابان بن حضرت عثمانؓ سے بیاہی گئیں اور محمد بن مروان کی والدہ بنیں۔ مروان مذکور کی وفات کے بعد علی بن حسین (زین العابدین) سے ان کا نکاح ہوا۔

(۱۷) سیّدہ حمادہ بنت حسن مثنیٰؒ کی شادی مروان کے بھتیجے کے فرزند اسماعیل بن عبد الملک بن حارث بن الحکم سے ہوئی۔ اور محمد الاصغر، ولید اور یزید فرزندانِ اسمٰعیل تولد ہوئے (صفحہ ۱۰۰ جمہرۃ الانساب)

(۱۸) ابن حزم نے امام حسن رضہ کی چوتھی پوتی کے معاویہ بن مروان سے عقد ہونے کا بھی ذکر کیا ہے جس سے ولید بن معاویہ پیدا ہوئے۔

(جمہرۃ الانساب صفحہ ۸۰، ۱۰۰)

(۱۹) سیّدہ خدیجہ بنت حسین بن امام حسن بھی اپنی چچیری بہن حمادہ کی شادی سے پہلے اسماعیل موصوف سے بیاہی گئیں۔ اور چار فرزندوں محمد الاکبر، حسین و اسحٰق اور مسلمہ کی والدہ بنیں۔

(۲۰) امام حسینؑ کی صاحبزادی سیّدہ سکینہ پہلے شوہر مصعب بن زبیرؓ کے مقتول ہونے کے بعد الاصبغ بن عبد العزیز بن مروان (برادر امیر المومنین عمر بن عبد العزیزؒ) کی منکوحہ تھیں۔ ان کی سوکن ام یزید بنت یزید بن حضرت معاویہؓ تھیں۔

(جمہرۃ الانساب صفحہ ۹۶-۹۷ و دیگر کتب)

(۲۱) انہی سیدہ سکینہ کا ایک اور نکاح حضرت ذوالنورینؓ کے پوتے زید بن عمرؓ سے ہوا۔ (ابن قتیبہ کی کتاب المعارف صفحہ ۹۳ وغیرہ)

(۲۲) سیدہ ربیحہ بنت سیّدہ سکینہ، جو ان کے شوہر عبد اللہ بن عثمان بن عبد اللہ بن حکیم سے تھیں، العباس بن ولید بن عبد الملک کے نکاح میں آئیں (صفحہ ۵۹ کتاب نسب قریش مصعب زبیری)

(۲۳) سیدہ فاطمہ بنت امام حسینؓ کا نکاح ثانی (بعد حسن مثنیٰ) عبد اللہ بن عمر بن عثمان ذوالنورین سے ہوا، اور محمد اصغر، قاسم اور رقیہ کی والدہ تھیں۔

(جمہرۃ الانساب صفحہ ۷۶ وغیرہ)

(۲۴) حسن بن حسین بن امام زین العابدین رضؓ کی شادی خلیدہ بنت مروان بن عنبسہ بن سعید بن عاص بن امیہ سے ہوئی۔ اور محمد اور عبد اللہ فرزندان حسن موصوف پیدا ہوئے (کتاب نسب قریش صہ ۶۲)

(۲۵) اسحٰق بن عبد اللہ ارقط بن امام زین العابدین کا بیاہ سیّدہ عائشہ بنت عمر بن عاصم بن حضرت عثمانؓ سے ہوا اور یحیٰ بن اسحٰق تولد ہوئے۔

(نسب قریش صفحہ ۶۵)

(۲۶) سیّدہ رملہ بنت محمد بن جعفر طیار (برادر حضرت علیؓ) کا نکاح سلیمان بن ہشام بن عبد الملک بن مروان سے ہوا۔

(۲۷) پھر یہی سیّدہ رملہ، ابوالقاسم بن ولید بن عتبہ بن ابو سفیان کی منکوحہ تھیں۔

(۲۸) ابوالقاسم موصوف کی والدہ ماجدہ سیّدہ لبابہ بنت حضرت عبید اللہ بن حضرت عباس (عم علی المرتضیٰ) تھیں۔

(۲۹) سیدہ ام کلثوم بنت عبداللہ بن جعفر طیارؓ (از بطن سیّدہ زینب بنت سیّدہ فاطمہؓ) کا تیسرا نکاح ابان بن عثمان ذوالنورین سے ہوا۔

(کتاب المعارف ابن قتیبہ صفہ ۹ وغیرہ)

(۳۰) سیّدہ اُم محمد بنت عبداللہ بن حضرت جعفر طیّارؓ، یزید بن حضرت معاویہؓ کے حبالۂ نکاح میں تھیں۔

(۳۱) سیّدہ ام ابیہا بنت عبداللہ موصوف کو شرف زوجیت خلیفہ عبدالملک بن مروان حاصل تھا۔

(نوٹ) حضرت عبداللہ مذکور کی یہ دونوں صاحبزادیاں اور چار بیٹے (یحیٰ ہارون، صالح اور موسےٰ) لیلیٰ بنت مسعود بن خالد کے بطن سے تھے جو حضرت علیؓ کی زوجہ تھیں اور ان کی شہادت کے بعد حضرت عبداللہ نے ان سے نکاح کیا تھا (کتاب القریش صہ ۸۲ وجمہرۃ الانساب صہ ۶۲)

(۳۲) سیدہ ربیحہ بنت محمد بن علی الزینبی بن عبداللہ بن جعفر طیّار کا نکاح (ثانی) یزید بن ولید بن عبدالملک سے ہوا۔

(۳۳) ربیحہ موصوفہ یزید مذکور کی وفات کے بعد بکّار بن عبدالملک کی منکوحہ بنیں (کتاب المحبر صفہ ۴۴)

(۳۴) سیدہ لبابہ بنت ابوہاشم عبداللہ بن محمد بن حضرت علیؓ کی شادی سعید بن عبداللہ بن عمرو بن سعید بن العاص بن امیہ سے ہوئی۔ (یہ ابوہاشم شیعوں کے ایک فرقہ کیسانیہ کے امام کہے جاتے ہیں)

(۳۵) سیدہ ہند بنت ابی سفیان رضؓ بن حرب کی شادی سیّد حارث بن نوفل بن

حارث بن عبدالمطلب سے ہمزی اور عبداللہ اور محمد اکبر وغیرہ فرزند پیدا ہوئے۔

(طبقات ابن سعد صفحہ ۲۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ عامل بنی امیہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکے سے سفر کر کے مدینے پہنچنا جلیند طور تھا۔ آپ قریش کے ہاشمی قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ جب آپ نے اسلام کی تبلیغ شروع کی تو صرف بنی امیہ ہی نے دشمنی پر کمر نہیں باندھی بلکہ بنی ہاشم بھی مخالف تھے۔ اگر ابوسفیان کے کنبہ کے لوگ عداوت پر کمربستہ تھے تو ہاشمیوں میں سے ابولہب اور عباس بن عبدالمطلب اور ان کے بھتیجے بھی مخالفوں کی صف میں موجود تھے۔ چنانچہ معرکۂ بدر میں جہاں بنی امیہ مسلمانوں کے خلاف معرکہ آرا تھے تو بنو ہاشم بھی حملہ آوروں میں شامل تھے قریش گرفتار ہوئے، اور فدیہ ادا کرنے پر رہائی پائی۔ پھر معرکۂ بدر کے بعد آئندہ سال (۳ھ) کے حملۂ قریش میں ہاشمیوں نے ساتھ نہیں دیا اور بنی امیہ میں سے جو مخالف تھے وہ بھی آہستہ آہستہ مشرف باسلام ہوئے کچھ فتح مکہ سے پہلے اور کچھ بعد۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تالیف قلب میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ چنانچہ غزوۂ حنین وغیرہ کے مال غنیمت میں ان کو دوسروں پر ترجیح دی۔ اور تقرر عمال میں بھی ان کو فائق رکھا۔

بنی امیہ میں سے جو عامل مقرر ہوئے ان کے حالات مختصراً درج ذیل ہیں

(۱) حضرت خالد بن سعید۔ ان کا نام شجرہ میں دیکھو۔ یہ امیہ کے پڑپوتے ہیں۔ قدیم الاسلام حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ایما سے مشرف باسلام ہوئے۔

انہوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ دوزخ کے کنارے پر کھڑے ہیں اور وہاں نہیں ان کا باپ اس میں دھکیل رہا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی کمر تھامے ہوئے ہیں اور دوزخ میں گرنے نہیں دیتے انہوں نے صبح اٹھ کر صدیق اکبرؓ سے خواب کی تعبیر پوچھی آپ نے بتایا کہ اللہ کو تمہاری بھلائی منظور ہے تم رسول اللہ صلعم کی پیروی اور دین کے کام کرو وہ تمہیں دوزخ سے بچالیں گے اور تمہارا باپ دوزخ میں جائے گا۔ چنانچہ خالدؓ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور بتوں کی پرستش میں شرک کی مذمت کا بیان سُن کر کلمۂ شہادت پڑھ لیا۔ حضور صلعم ان کے ایمان لانے پر بہت خوش ہوئے ان کا باپ سعید یہ سن کر بہت سٹ پٹایا اور خالدؓ کو جہاں وہ چھپے ہوئے تھے پکڑ منگایا انکو گالیاں دیں اور بہت سخت سُست کہا۔ اور لاٹھی مار مار کر ان کے سر پر توڑ دی اور کہا تو محمدؐ کی پیروی کرتا ہے حالانکہ تو دیکھتا ہے کہ قوم ان کے خلاف ہے اور وہ ان کے معبودوں کی اور ان کے باپ دادا کی برائیاں بیان کرتے ہیں۔ خالدؓ نے کہا ہاں خدا کی قسم میں نے محمد صلعم کی پیروی کرلی یہ سن کر وہ اور جھلّایا اور سخت زدو کوب کرکے یہ کہہ کر گھر سے نکال دیا کہ تجھے بھوکا ماروں گا۔ آپ نے فرمایا تو میرا رازق نہیں۔ بلکہ اللہ ہے وہ تازندگی مجھے رزق دے گا۔ اس کافر باپ نے دوسرے بیٹوں کو بھی منع کر دیا کہ اس سے کسی قسم کا میل جول نہ رکھیں جو رکھے گا اس کا بھی وہی حال ہوگا جو خالدؓ کا ہوا ہے خالدؓ گھر سے نکل کر رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور باپ سے پوشیدہ طور پر نواحیٔ مکہ میں رہنے لگے۔ جب مسلمانوں نے حبش کی طرف دوسری ہجرت کی تو یہ بھی ان کے ساتھ چلے گئے۔ سعید بن عاص (ان کا باپ) مسلمانوں کے لیے اس قدر سخت تھا کہ

جب مرضِ موت میں گرفتار ہوا تو کہا اگر میں اچھا ہو گیا تو کوشش کروں گا کہ کوئی ابنِ کبشہ (محمدؐ) کے خدا کی پرستش نہ کرنے پائے خالدؓ نے یہ سن کر کہا کہ اللہ اسے صحت نہ دے۔ چنانچہ وہ اسی مرض میں مر گیا۔

خالدؓ کے ساتھ ان کی بیوی امیہ بنت خالد خزاعیہ نے بھی ہجرت کی۔ حبش ہی میں ان کے ہاں سعید بن خالد اور بیٹی اُم خالد امتہ پیدا ہوئی۔ خالد کے بھائی عمروؓ بھی شریک ہجرت تھے یہ مہاجر حضرت جعفرؓ بن ابی طالب کے ہمراہ خدمت نبوی میں بمقام خیبر حاضر ہوئے اور حضورؐ نے مسلمانوں سے بات کر کے مالِ غنیمت میں ان کا حصہ بھی نکالا۔ یہ بھائی (ابنا ان سعید بن عاص الصغیر کے پڑھتے) آنحضرت کے ہمراہ فتح مکہ، حنین وطائف وتبوک شریک تھے۔

حکومت میں عمل و دخل۔ بنی امیہ عموماً سیاست وتدبر نظم ونسق، سیادت و قیادت اور انتظامی صلاحیت میں ممتاز و منفرد تھے۔ چنانچہ حضور صلعم نے ان میں حکمرانی کی صلاحیت پا کر انہیں اعلیٰ مناصب اور ذمہ دارانہ عہدوں پر فائز فرمایا انہی خالد بن سعید بن العاص بن امیہ کو بنی مذحج کے صدقات اور صنعا اور یمن کا عامل بنایا۔

(۲) خالدؓ کے بھائی عثمانؓ بن سعید کو تیما اور خیبر اور عرینہ کی بستیوں پر عامل مقرر کیا۔

(۳) ان کے تیسرے بھائی ابانؓ بن سعید کو پہلے بعض جہادوں میں امیر بنایا پھر بحرین کی حکومت پر مامور فرمایا۔

یہ بھائی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات تک انہی مناصب جلیلہ پر فائز رہے۔ رضی اللہ عنہم۔ آنحضرت کی رحلت کے بعد یہ تینوں بھائی فرطِ غم سے نڈھال ہو گئے اور حکومت کا خیال چھوڑ دیا۔ خلیفۂ رسول حضرت ابوبکرؓ نے

فرمایا۔ حضور صلعم کے مقرر فرمودہ عمال سے زیادہ کوئی شخص مستحق نہیں ہے۔
رعایا کی نگہبانی تمہارا فرض ہے ان لوگوں نے کہا ہم جتنے بیٹے ابواحیحہ (سعید بن
عاص) کے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کی طرف سے کام
نہیں کریں گے۔ خالد یمن میں تھے۔ ابان بحرین میں۔ عمرو تیما اور خیبر اور بعض
قریٰ عربیہ میں تھے۔ جیسا کہ پہلے بیان ہوا۔ خالدؓ اور ان کے بھائی ابان نے
صدیق اکبرؓ کی بیعت میں توقف کیا جب بنی ہاشم نے بیعت کر لی تو انہوں نے
بھی کر لی۔ حضرت خلیفۃ الرسولؐ (ابوبکر صدیقؓ) نے خالدؓ موصوف کو ایک لشکر
کا سردار بنا کر شام کی طرف بھیجا چنانچہ وہ واقعہ مرج الصفر میں شہید ہوئے
انا للہ وانا الیہ راجعون

(۴) اولادِ امیہؓ سے چوتھے فرد جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کی فتح
پر افضل الارض (مکہ) کا عامل مقرر فرمایا ان کا اسم گرامی عتابؓ بن اُسید ہے۔
ابوالعیص بن اُمیہؓ کے پوتے ان کے بھائی کا نام خالد بن اُسید ہے۔ اور دونوں
کی ماں زینب بنت ابی عمرو بن امیہؓ تھی۔ (ملاحظہ ہو شجرہ) یہ بھی فتح مکہ کے سال
اسلام لائے۔ ان کے والد اُسید خز (ریشمی کپڑے کے سوداگر) تھے۔ خالد
موصوف سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے کہ نبی صلعم جب منیٰ
جانے لگے تو احرام باندھا حضرت عتابؓ کو رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں نے
تم کو اہل اللہ پر عامل فرمایا ہے اگر مکہ والوں کے لیے تم سے زیادہ کوئی موزوں
شخص نظر آتا تو اسے بناتا حضرت ابوبکرؓ کے عہد میں بھی آپ عامل مکہ رہے۔
حضورؐ نے جو ان کے لیے دو درہم روزانہ مقرر فرمائے تھے اسی پر قانع رہے
اور فرمایا کہ جو پیٹ دو درہم سے نہیں بھرتا اسے خدا کبھی آسودہ نہ کرے
گا۔ نماز باجماعت بڑی سختی سے پڑھاتے تھے۔ ۲۵، ۲۶ کے سن میں ۱۳ھ میں)

فوت ہوئے۔ ۵۳ھ کا حج آپ نے ہی امیر الحج بن کر کرایا تھا (سیر الصحابہ حصہ ہفتم ص۱۱۶)

(۵۱) حضرت ابو سفیان بن حرب بن امیہؓ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خسر نامدار تھے۔ فتح مکہ کے سال مشرف با سلام ہوئے۔ اور مدینے کو ہجرت فرمائی۔ اسلام لاتے ہی تمام سابقہ خطائیں معاف ہو جاتی ہیں۔ جیسا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا اور جو بھی مسلمان ہوا اسے بخش دیا۔ انبیاء علیہم السلام تو فطرتاً معصوم ہوتے ہیں باقی انسان بشری خطاؤں سے محفوظ نہیں الا ماشاء اللہ صدیق اکبرؓ اور ان جیسے دیگر سعید الفطرت انسان جو شروع ہی سے کبیرہ گناہوں سے معصوم رہتے ہیں۔

جب حضرت ابو سفیانؓ اور ان کی شیر دل زوجہ حضرت ہندؓ بنت عتبہ اسلام لے آئیں تو ان کے سابقہ قصوروں پر خطِ عفو کھچ گیا پھر وہ خدمت دین پر کمر بستہ ہو گئے کارہائے نمایاں سرانجام دیے حضرت ابو سفیان نے تو جہادوں میں دونوں آنکھیں اسلام کی نذر کر دیں۔ فتح مکہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بہت نوازا۔ ان کے گھر کو امن و امان کا مقام قرار دیا۔ اور فرمایا کہ جو کوئی وہاں پناہ لے گا وہ مامون ہے۔ حنین و طائف کے مال غنیمت سے بھی ان کو دل کھول کر عطا فرمایا اور پھر نجران کی حکومت انہیں تفویض کر دی۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا مخالف سبائی فرقہ فتح مکہ کے سال یا وقت فتح مشرف باسلام ہونے والوں کے متعلق کہدیا کرتا ہے کہ یہ تو فتح مکہ کے مسلمان ہیں یعنی ان کی کوئی وقعت نہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ان کو تصریحاً جنت کا وعدہ دیتا ہے۔ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِیْثًا وعدہ جنت کی آیت یہ ہے۔ لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا وَكُلًّا

وَعَدَ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ (یعنی قبلِ فتحِ مکہ جو مسلمان ہوئے اور آنحضرت صلعم کے ساتھ ہو کر کافروں سے لڑے جیسے حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، علی وغیرہ رضی اللہ عنہم، اور جو بعد فتحِ مکہ مسلمان ہوئے (جیسے حضرت ابوسفیان حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم) یہ گروہ اور پہلا گروہ مرتبہ میں برابر نہیں ہو سکتے۔) فتحِ مکہ سے پہلے ایمان لانے والے پچھلوں سے مرتبہ میں بہت بڑے ہیں اور جنت کا وعدہ تو اللہ تعالیٰ دونوں ہی کے لیے کرتا ہے

حضرت ابوسفیان اُموی ۶۰ سال خدمتِ اسلام میں عمر گزار کر ۳۲ھ میں اٹھاسی برس کے سن میں فوت ہوئے۔ ان کی والدہ صفیہ بنتِ حزن، ام المومنین حضرت میمونہ بنت حارث بن حزن (زوجہ نبی کریم صلعم) کی پھوپھی تھیں۔ حزن قبیلہ قیس عیلان سے تھے۔ ابن بجیر بن ہرم بن رویبہ بن عبد اللہ بن ہلال بن عامر بن صعصعہ

حضرت ابوسفیان کی شان میں چند شعر

تعالی اللہ کیا شانِ ابوسفیانؓ اُموی ہے
وہ ام المومنین کے والدِ ماجد ابوسفیانؓ
پناہ و امن گاہ مجرماں اس گھر کو فرمایا
جو قبل و بعدِ فتحِ مکہ ہیں ایمان لے آئے
رسولِ پاکؐ کو منظور رہے تالیفِ قلب ان کی
جہادوں میں تھی آنکھیں نذر کر دیں فی سبیل اللہ

رسولِ پاکؐ نے ان کو بڑی توقیر بخشی ہے
کہ جن کی بنت خوش قسمت رسول اللہ کی بیوی ہے
ابوسفیانؓ نے جس بیت کی بنیاد رکھی ہے
انہیں قرآں میں حق نے بشارت خلد کی دی ہے
غنیمت سے ملی دولت جو ان کو بھی عطا کی ہے
رہِ حق میں یہ بات ایثار کی نامی نرالی ہے

(۶) حضرت عمرو بن سعید بن عاص بن سعید بن عاص بن امیہ، حضرت امام حسین رضؓ اور حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کے مکے چلے آنے کے زمانہ سے پہلے سے وہاں کے عامل تھے۔ بعد میں مکہ و مدینہ دونوں کا انتظام ان کے سپرد ہوا وہ پشتینی عامل

تھے۔ بنی امیہ کے اس گھرانے کو یہ شرف و امتیاز حاصل تھا کہ ابتدائے بعثت رسول اللہ صلعم میں ان کے متعدد حضرات مشرف باسلام ہو کر سابقون الاولون کے زمرہ میں شامل ہوئے۔ عمرو بن سعید مذکور کے والد حضرت سعید بن عاص فتح مکہ کے زمانہ میں کم سن تھے۔ حضرت رحمۃ للعالمین صلعم نے ان کے سر پر دست شفقت پھیرا۔ اور دھاریدار یمنی لباس پہنایا جو بعد میں ان کے نام کی مناسبت سے "سعیدیا" پوشاک کہلانے لگی۔ حضرت عثمان ذوالنورین رضہ کے عہد خلافت میں یہ کوفہ کے عامل رہے۔ عمرو بن سعید رضہ بڑے منتظم سخی اور لسّان شخص تھے ان کے اور ان کے بھائی یحیٰ بن سعید کی اولاد میں متعدد بزرگ اور صاحب تصنیف ہوئے ہیں۔ ان کے والد سعیدؓ بن عاص نے حضرت عثمانؓ کے عہد میں طبرستان، جرجان اور آذربیجان وغیرہ کی فتح اور بغاوتیں مٹانے میں بڑی شجاعت اور حسن تدبر سے کام کیا ان کا باپ عاص بدر میں قتل ہوا تھا۔ حضرت عمر رضہ نے عاص نام اپنے ماموں کو اسی جنگ میں قتل کیا تھا اور غلط فہمی دور کرنے کے لیے انہیں (سعید رضہ) کو کہا کہ جسے میں نے قتل کیا تھا وہ تمہارا باپ نہ تھا مگر میرا اپنا ماموں تھا۔ یہ سن کر سعیدؓ نے کہا اور آپ نے میرے باپ کو قتل کیا ہوتا تو کیا برا تھا آپ حق پر تھے اور وہ باطل پر۔ حضرت عمر رضہ کو یہ حق پسندی بہت بھلی لگی (سیر الصحابہ ص۸۷)

(۷) زیاد ابن سمیہ۔ حضرت علی رضہ کی طرف سے فارس کے گورنر تھے۔ جب حضرت معاویہ نے ان کو حضرت علیؓ اور امام حسنؓ کے بعد اپنے خاندان میں ملا لیا تو یہ زیاد بن ابی سفیان مشہور ہوئے حضرت عمر رضہ نے ان کو بصرہ کے بعض علاقوں کا عامل مقرر کیا تھا اور پھر ان کو معزول کر دیا انہوں نے عرض کیا اے امیر المومنین آپ لوگوں کو آگاہ کر دیجیے کہ آپ نے مجھے کسی رسوائی کی وجہ سے نہیں معزول کیا۔ حضرت عمر رضہ نے فرمایا کہ میں نے اس وجہ سے معزول کیا

ہے کہ میں اس امر کو ناپسند کرتا ہوں کہ تمہاری زیادہ عقل کا بار لوگوں پر ڈالوں۔ دیکھو نکہ جب آدمی زیادہ عقلمند ہوتا ہے تو آئندہ ہر پیش آنے والی بات کا پہلے سے توڑ جوڑ لگاتا ہے جس سے رعایا کو اطمینان نہیں حاصل ہوتا[۱]

حضرت معاویہؓ نے انہیں بصرہ کا عامل مقرر کر دیا اور مغیرہ بن شعبہ کے انتقال کے بعد کوفہ کا بھی، آپ وفات ۵۳ھ تک برابر برسر کار رہے۔ بڑے منتظم اور آئین حکومت سے بخوبی واقف تھے۔ اور حجاج سے زیادہ مآل اندیش اور منتظم۔ ان کے درست انتظام کے کئی واقعات تاریخوں میں لکھے ہیں۔ جو عدم گنجائش کی وجہ سے درج نہیں ہو سکتے (ماخوذ از اسد الغابہ حصہ ۱۸)

دیگر قابلِ ذکر افراد بنی اُمیّہ

سیدنا خالد بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد الشمس بن عبد مناف۔ حضرت معاویہؓ بن ابی سفیان کے ماموں ہیں۔ یہ اکابر اصحاب رسول خدا صلعم سے تھے آنحضرت ان کو اپنے تمام صحابہؓ سے پہلے اپنے پاس آنے کی اجازت دیا کرتے تھے حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ صلوٰۃ وسطیٰ (جس کے متعلق قرآن میں ہے۔ حافظوا علے الصَّلوٰتِ وَالصَّلوٰۃِ الْوُسْطیٰ کہ نمازوں کی حفاظت کرو اور خاص کر صلوٰۃ وسطیٰ کی) کے بارے میں ہم نے اور ایک نیک بندے ابو ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس نے اختلاف کیا اور انہوں نے کہا کہ میں تمہیں اس کی تحقیق کئے دیتا ہوں۔ چنانچہ وہ رسول خدا صلعم کے حضور میں گئے اور وہ آپ کی خدمت

---

[۱] ہمارا ایک عزیز ناجائز جوڑ توڑ کرنے کی وجہ سے متعلقین پر بڑا بار بن رہا ہے ایسے عقلمندوں کے شر سے خدا بچائے۔ حضرت عمرؓ کے ارشاد کی تصدیق ہو رہی ہے ؎

میں بہت گستاخ (بے تکلف) تھے۔ پس وہ اجازت لے کر اندر گئے پھر باہر نکلے۔ اور ہم لوگوں کو خبر دی کہ وہ عصر کی نماز ہے۔ خالد موصوف کو رسول اللہ صلعم نے ایک سریہ کے ہمراہ بھیجا تھا۔ آنحضرتؐ نے ان کی مونچھوں پر ہاتھ پھیرا تھا (مطلب یہ تھا کہ جب تک مہم کو فتح نہ کر لینا اور طرف متوجہ نہ ہونا) اور فرمایا تھا کہ ان کو نہ کترانا۔ یہاں تک کہ مجھ سے ملو۔ مگر قبل اس کے کہ یہ واپس آئیں۔ رسول اللہ صلعم کی وفات ہو گئی۔ پس یہ کہا کرتے تھے کہ میں اپنی مونچھیں نہ کتراؤں گا۔ یہاں تک کہ حضرتؐ سے ملوں۔ (اسد الغابہ صد ۱۳۱) لہ

سیّدنا حکیم بن طلیق بن سفیان بن امیہ بن عبد شمس۔ پہلے مولفۃ القلوب میں سے تھے۔ نبی کریم صلعم نے ان کو ایک مرتبہ سو اونٹ دیے تھے۔ ان کا ایک بیٹا تھا مہاجر نام۔ اس کا انتقال ہوا تو اس کی ایک بیٹی تھی جس سے زیاد بن ربیعہ نے نکاح کیا تھا جب ان کی وفات ہوئی تو ان کی کوئی اولاد نہ تھی (اسد الغابہ صد ۵۷)

ابو مروان حکم بن ابی العاص بن امیہ۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے حضرت عثمانؓ کے چچا ہیں، فتح مکہ کے دن اسلام لائے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ابو عبد الرحمان حضرت معاویہؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ میں بھتیجے ہیں ملاحظہ ہو شجرۂ ذیل۔

عبد مناف

(۱) ہاشم	(۱) عبد الشمس
(۲) عبد المطلب	(۲) امیہ
(۳) سیدنا عبد اللہ	(۳) حرب
(۴) حضرت محمد رسول اللہ صلعم	(۴) حضرت ابو سفیانؓ
	(۵) حضرت معاویہ رض — سیدہ ام حبیبہ ام المومنین رض

ام المومنین ام حبیبہ رض کے بھائی ہونے کی نسبت سے خسر پورہ (سالے) ہیں

لہ نوٹ:- سیر الصحابہ حصہ ہفتم ص۱ میں ان کا نام شیبہ بن عتبہ لکھا ہے جو اسد الغابہ کے مقابل صحیح نہیں

حضور انور صلعم کے معتمد علیہ کاتب وحی و رسالت ہیں حضورؐ نے ان کے لیے دعا
(ا) اَللّٰھُمَّ عَلِّمْہُ الْکِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِہِ الْعَذَابَ
ترجمہ:۔ "یا اللہ معاویہؓ کو کتاب و حساب کا علم سکھا اور اسے عذاب سے محفوظ رکھنا"
دوسری دعائے نبی صلعم بحق حضرت معاویہؓ:۔
(ب) اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ ھَادِیًا وَّمَھْدِیًّا وَّاھْدِ بِہٖ
ترجمہ:۔ "یا اللہ معاویہؓ کو ہدایت کرنے والا۔ ہدایت یافتہ بنا اور اس سے (لوگوں کو) ہدایت کرا" نیز فرمایا:۔
(ج) ان المعاویہ لا یصارع احداً الا صرعہ معاویہ
ترجمہ:۔ جو بھی معاویہؓ سے لڑے گا (حضرت) معاویہؓ اسے گرا دے گا۔
مقبول ہیں ابرو کے اشارے پہ دعائیں ؛ کیوں تیر کمانِ نبوت کا خطا ہو (رعنا)
ہادی بھی ہوئے مہدی بھی حضرتؐ کی دعا سے ؛ اوصافِ معاویہؓ سے کیوں ہم کو گلا ہو!
اُس مومن کامل کو حکومت دی خدا نے ؛ لے سکتا تھا کون اُس سے جو اللہ نے دیا ہو
اصحابِ ثلاثہؓ کی فتوحات بچا لیں ؛ کہہ دو جو کسی اور نے یہ کام کیا ہو
تثلیث و مجوسیت والحاد مٹایا ؛ کیوں خوش نہ مساعی سے مجاہد کی خدا ہو
وہ باپ بھی فرخ ہے تو فرخندہ ہے ماں بھی ؛ جس نے کہ معاویہؓ سا فرزند جنا ہو
وہ جود و سخا حلم و تدبر میں یگانہ !! ؛ خوش جس سے کہ شبیرؓ بھی شبرؓ بھی رہا ہو
اب اس کے جو منہ آئے وہ کیوں منہ کی نہ کھائے ؛ کب خادمِ اسلام کے دشمن کا بھلا ہو
ہر ایک پہ تھا خوانِ کرم اُس کا کشادہ ؛ پوچھو آج عقیلؓ سے جو تنگ اس میں ذرا ہو
اللہ سے دعا مانگ اب اے نامی حامد ! ؛ مرضِ بغضِ عدو دور ہو تدبیرِ شفا ہو
(د) مسلم بن مخلد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا "یا اللہ معاویہؓ کو علم کتاب عطا فرما اور اسے ممالک پر حکومت عطا کر اور عذاب قبر سے بچا"

(ہ)، آنحضرتؐ نے فرمایا " اے معاویہؓ تیری اور میری ملاقات جنت کے دروازے پر ہوگی۔ تو مجھ سے ہے اور میں تم سے ہوں۔ اور دو انگلیوں سے اشارہ فرمایا تو مجھ سے ہے میں تم سے ہوں۔ تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری۔

(لسان المیزان ص۲۵ جز ۴)

(و)، رسول اللہ صلعم نے ام المومنین ام حبیبہؓ کو دیکھا کہ اپنے (۹ برس چھوٹے بھائی)، معاویہؓ کو پیار کر رہی ہیں تو فرمایا اور اس سے اللہ کے رسولؐ کو بھی محبت ہے (لسان المیزان ابن حجر عسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ جزو ۳ ص۲۶۲ دکن)،

جیبِ لبیبِ رسولِ خدا   معاویہؓ ہیں بالیقیں بے خطا

(ز)، بروایت حضرت علی رضؓ رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

" مجھے جبریل نے خبر دی ہے (معاویہؓ) امین ہیں " ؎

رسولِ خدا جس کو کہدیں امیں
حکومت کا وہ اہل ہے بالیقیں
مخالف بھی قائل ہے اس بات کا
معاویہؓ تھے امانت گزیں

نبیؐ نے تھا حق میں حسنؓ کے کہا
یہ لختِ جگر بیٹا سیّد مرا!
مسلمانوں کے فئتین عظیم!
لڑیں گے تو ان میں بعزمِ صمیم
کرائے گا صلح و صفا بے ریا!
جزا اس کی اللہ سے پائے گا
معاویہؓ سے صلح شبرؓ نے کی
خوشی سے خلافت انہیں سونپ دی
وظیفہ لیا اور مدینے گئے!
کئے دس برس ان کے آرام سے
حسینؓ اور دس سال بھائی کے بعد
وظیفہ رہے لیتے بے جد و جہد

معاویہؓ جب تک کہ زندہ رہے
فساد اور جھگڑے نہ مطلق اٹھے

تھا مدنظر ان کے انصاف و داد
قوام بنائے حکومت وداد

وہ اللہ کو جوں ہی پیارے ہوئے
تو فتنے سبھی جو دب گئے پھر اُٹھے

سبائی فتن اُٹھے بے خوف و بیم
کیا اتحادِ مسلماں دو نیم !

اک عبدِ ملک نے کیا پھر ظہور !
ہوئے دُور سارے فتن اور فتور

ولیدؔ اس کا بیٹا ہوا جانشیں !
تو دنیا ہوئی اس کے زیر نگیں !!

کیا فتح اس نے سپین اور سند
بڑھی فوجِ اسلام تا بابِ ہند !

امیہؓ کی اولاد کے یہ وقار
عطائے نبیؐ کے ہیں شیریں ثمار

معاویہؓ کو جو بشارت ملی !!!
اسی کا نتیجہ تھا فرماں دہی

مگر افسوس دشمنوں کی فتنہ انگیزی سے

سب سے مظلوم شخصیت

رسولِ انامؐ کے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سب سے زیادہ مظلوم شخصیت امیر المومنین حضرت معاویہؓ کی ہے۔ جن کی نسبت غیر تو غیر بعض اپنے بھی ناواقفی سے دشمنوں کے پراپوگنڈہ سے متاثر ہو کر سوءِ ظن رکھتے ہیں جس ہستی کے لیے ہادیؔ و مہدیؔ ہونے کی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمائیں اور جن کو ملوکیت کی خوشخبری دیں ان سے کبیدہ خاطر ہونا بالکل ناجائز اور بے ادبانہ فعل ہے۔ اس مختصر رسالہ کی اشاعت سے غرض یہ بتانا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خاندان کا بنی امیہؓ سے کیا تعلق تھا اور حضورؐ نے ان کے جوہر کو قابل پاکر حکمرانی اور جہانبانی کے ذمہ دارانہ امور اُن کے سپرد فرمائے اور اسی پر آپؐ کے تینوں جانشینوں کا عمل رہا۔ پس اسلامی سلطنت منتہائے کمال کو پہنچ گئی اور ان کی رکھی ہوئی بنیادوں کے طفیل ہمیں ایک آزادانہ حکومت پاکستان کی صورت میں ملی ہے۔

ماہنامہ "دعوت" لاہور نے بڑا شاندار "امیر معاویہ نمبر" فروری سنہ ۱۹۶۰ء میں نکالا جو بڑا جامع ہے اس کی عام اشاعت ہونی چاہیئے الحمد للہ علیٰ ذالک

(۶) حضرت یزید بن ابی سفیان رضہ۔ ان کا لقب بوجہ نیک اور سلیم الطبع ہونے کے یزید الخیر تھا۔ حضرت ابوبکر رضہ نے ان کو شام کا حاکم مقرر کیا تھا۔ ان کے بعد حضرت عمر رضہ نے بھی انہیں اس عہدے پر برقرار رکھا۔ حضرت ابوسفیان رضؓ یرموک کی لڑائی میں انہی کے ساتھ ہو کر لڑتے تھے۔ انہوں نے شام میں حضرت عمر رضہ کی خلافت میں طاعون سے انتقال کیا۔ یہ واقعہ سنہ ۱۸ھ کا ہے ان کے بعد حضرت عمر رضہ نے ان کی جگہ ان کے بھائی معاویہ رضہ کو مقرر کیا۔ یزید ابن ابوسفیان رضؓ کی کوئی اولاد نہ تھی۔

(کتاب المعارف صفحہ ۲۱۲)

تہذیب التہذیب ابن حجر عسقلانی اور حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۵۱ میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوسفیان رضؓ بن حرب کو نجران اور صدقات طائف کا عامل اور حضرت یزید بن ابوسفیان رضؓ کو والئ صدقات نجران مقرر فرمایا اور سید سلیمان ندوی کی تحریر کے مطابق یتما کا۔ (نامی)

حضرت شاہ ولی اللہ نے ازالۃ الخفاء (اردو صفحہ ۱۲ مقصد دوم) میں استیعاب سے لکھا ہے کہ جب یزید رضہ بن ابی سفیان رضؓ نے وفات پائی تو اپنے بھائی معاویہ رضہ بن ابی سفیان رضؓ کو اپنا جانشین کر گئے۔ حضرت عمر فاروق رضؓ نے انہیں بھی وہی نصیحت نامہ لکھا جو ان کے بھائی یزید رضؓ بن ابی سفیان کو لکھا تھا اور وہی عہدہ و منصب اور اختیارات دیئے جو ان کے بھائی کو دیتے تھے۔

کتاب اشہر مشاہیر اسلام میں ان سالاران نور کے ناموں میں جنہوں نے فتوح شام میں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے بنی امیہ کے

بہادروں میں حضرت یزید رض بن ابوسفیان رض اور ان کے بھائی معاویہ رض، اور خالد رض بن سعید کے نام بھی شامل ہیں۔ یہ مشہور محارب مرج صفر، صیدا، عرقہ، جبیل۔ بیروت اور قیساریہ وغیرہ کے ہیں۔

تھے ابوسفیان رض کے فرزند ذی عزت یزید رض ؎

تھے ابی سفیان رض کے فرزندِ ذی عزت یزید رض
فاتحینِ شام میں شامل بصد شوکت یزید رض
ان کے بھائی شام کی جنگوں میں پہلے ساتھ تھے
پھر وہی تنہا لڑے (حضرت معاویہ) جب کر گئے رحلت یزید رض
ان کا دادا حرب تھا اور یہ مجاہد بے عدیل
تھے چلے آئے سلف سے صاحبِ صولت یزید رض
مل گیا عمواس میں درجہ شہادت کا انہیں
صخر کی اولاد میں تھے ایسے خوش قسمت یزید رض
اولیاء اللہ بھی موسوم ہیں اس نام سے !!
ہو گیا ثابت ہے ایسا نام بابرکت یزید رض
کربلا کے واقعہ نے کر دیا بدنام، نام !!!
ورنہ معناً نام تھا لاریب باعظمت یزید رض
نیز حق وَ یَزِیْدُهُمْ مِنْ فَضْلِهٖ فرمودہ است۔ (پارہ ۶ ع ۱۲)
کرد امامے نام ابنِ خویش باشفقت یزید رض

۱؎ اس یزید کو ابو الخالد یزید رض سمجھ کر کوئی کبیدہ خاطر نہ ہو۔ یہ اس کے نیکدل سوتیلے چچا تھے۔ اور سب کے نزدیک واجب الاحترام۔

حضرت یزیدؓ۔ بصریٰ، فلسطین، اجنادین، اردن، دمشق، یرموک کی فتوحات میں شروع سے اخیر تک امتیازی حیثیت سے شریک رہے اور ان کی شجاعت و تجربہ سے فتوحات میں بڑی قیمتی مدد ملی آپ نے رسول اللہ صلعم کے ہمراہ جہاد حنین میں شرکت کی اور مال غنیمت سے چالیس اوقیہ (سونا یا چاندی)، اور سو اونٹ بطور انعام پائے اور بنی فراس کے امیر بنے

(سیر الصحابہ ۲، ۷، ۲۷)

فہرست چندہ از معاونین ادارۂ اصلاح لاہور

نام	رقم
فضل الدین اینڈ کو	عمار
مولوی عبدالحق صاحب	عمار
حافظ خداداد خاں کی معرفت	صہ
شربت راحت افضل	عہ ۵
محمد امین صاحب بھنڈاری	صہ ۵
حبیب اللہ صاحب پشاور	صہ ۵
پنجاب فوڈ گرین سٹور	عنہ ۱۰
فرینڈز سٹیشنری مارٹ	عنہ ۱۰
قمرالدین الدین صاحب	عہ
گلزار محمد - لال کھوہ	عہ
حاجی تاج الدین صاحب	صہ
محمد طالب	عہ
پاک کلر ہاؤس	صہ
عبدالمجید برادرس	عنہ ۱۵
چوہدری سراجدین صاحب	عنہ ۲۰
حافظ الٰہی بخش صاحب	عمار

نام	رقم
عبداللطیف صاحب برائے خرچ ڈاک	عہ
محمد اسلم بٹ	صہ ۵
جابر فرینڈس کلب سیالکوٹ (ڈاک خرچ)	عا
محمد حفیظ صاحب	عمار
ملک محمد شفیع صاحب	عنہ
حاجی غلام محی الدین صاحب	عنہ ۱۰
پاکستان لیدر سٹور	صہ ۵
مرزا عبدالمجید صاحب	عہ
محمد عارف محمد اسلم	عمار
یونی ورسل سوسٹور	عہ
قادری سٹور	صہ ۵
خواجہ سعید احمد صاحب	صہ ۵
شیخ چنن دین صاحب	صہ ۵
ایس ٹی چوہدری صاحب	عنہ ۲۰
حکیم محمد موسےٰ امرتسری	عہ
حافظ برکت علی صاحب	عمار